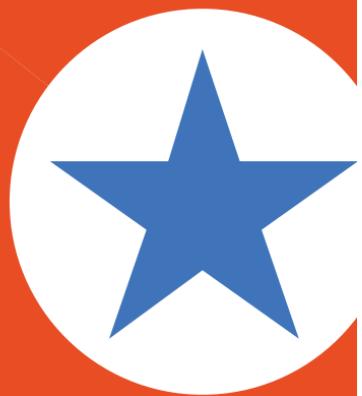


ریاستہائے متحدہ امریکہ // امریکی انتخابات ایک نظر میں





ریاستہائے متحده امریکہ // ایک نظر میں

انتخابات کے بنیادی نکات 3

سیاسی پارٹیاں 16

سیاسی کنونشن 20

پرائمری + کاکس 22

امریکی انتخابات

قومی سطح کے کنونشن 28

کانگریس کے انتخابات 30

الیکٹورول کالج 32

انتخابی مہمات 38

سیاسی جائزے 44

ووٹنگ 46



آزادانہ اور منصفانہ انتخابات، جمہوریت کی بنیاد ہوتے ہیں۔

انتخابات شہریوں کو انتہائی بینادی طریقے سے حکومت میں شرکت کا موقع دیتے ہیں: وہ ایسا یہ فیصلہ کر کے کرتے ہیں کہ حکومت کون کرے گا۔



انتخابات اہم کیوں ہیں؟





انتخابات یہ یقینی بنانے میں مدد دیتے ہیں کہ اختیارات شہریوں سے ان کے منتخب نمائندوں کو — اور ایک منتخب عہدیدار سے اُس کے بعد آنے والے/والی کو — پُرامن اور منظم انداز میں منتقل ہوں۔

امریکی آئین قومی (یا ”وفاقی“) حکومت کو کچھ مخصوص اختیارات دیتا ہے اور دوسرے اختیارات انفرادی ریاستوں اور لوگوں کے لئے محفوظ رکھتا ہے۔ بہت سے ممالک میں قومی حکومتیں تعلیم اور صحت کی پالیسیاں طے کرتی ہیں، مگر امریکہ میں ان معاملات کی بنیادی ذمہ داری 50 ریاستوں پر عائد ہوتی ہے۔ قومی دفاع اور خارجہ پالیسی وفاقی ذمہ داریوں کی مثالیں ہیں۔

آئین کے تحت ضروری ہے کہ ہر ریاست کا طرزِ حکومت جمہوری ہو۔ آئین ریاستوں کو بعض معین کردہ حقوق کی خلاف ورزی کرنے سے بھی منع کرتا ہے (مثلاً ”کوئی ریاست مکمل قانونی کاروائی کے بغیر ... کسی بھی فرد کو زندگی، آزادی، یا جائیداد سے محروم نہیں کر سکتی، نہ ہی یہ اپنے دائیرہ اختیار کے اندر کسی بھی فرد کو مساوی قانونی تحفظ فراہم کرنے سے انکار کر سکتی ہے“)۔ تابم اس کے علاوہ ریاستوں کے پاس معقول اختیارات ہوتے ہیں؛ امریکی نظام دیکھنے میں پیچیدہ نظر آ سکتا ہے، لیکن یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ووٹروں کی شناوی حکومت کی تمام سطحون پر ہو۔

- کیلی فورنیا کے لوگ 4 نومبر، 2008 کو لاس انجلیس کے وینس بیچ حلقوں میں ایک پولنگ سٹیشن پر ووٹ ڈالنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

ووٹ کون ڈالتا ہے؟



1789ء میں جب جارج واشنگٹن کو پہلے صدر کے طور پر منتخب کیا گیا تو اُس وقت امریکہ کی محض 6 فیصد آبادی ووٹ ڈال سکتی تھی۔ شروع کی 13 ریاستوں میں سے اکثر میں، صرف 21 سال سے زیادہ عمر کے اُن مردوں کو ووٹ ڈالنے کا حق حاصل تھا جو زمینوں کے مالکان تھے۔

- صرف صدر، نائب صدر اور کانگریس کے ارکان — ایوان نمائندگان کے 435 رکن اور 100 سینیٹر، بی وہ وفاقی عہدے دار ہیں جو منتخب کیے جاتے ہیں۔

امریکی آئین آج 18 سال سے زائد عمر کے قام امریکی شہریوں کو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ وفاقی (قومی)، ریاستی اور مقامی انتخابات میں ووٹ ڈال سکتے ہیں۔



کون کون سے عوامی عہدیدار منتخب کیے جاتے ہیں؟

امریکی آئین وفاقی عہدے کے لئے درکار اہلیتوں کا تعین کرتا ہے، تاہم، 50 ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کا اپنا اپنا آئین ہے اور ریاستی عہدوں کے لئے ان کے اپنے اپنے قوانین ہیں۔

مثال کے طور پر، زیادہ تر ریاستوں میں گورنروں کا انتخاب چار سال کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس بعض ریاستوں میں گورنر صرف دو سال کے لئے منتخب کیے جاتے ہیں۔ کچھ ریاستوں میں ججوں کا انتخاب ووٹر کرتے ہیں، جبکہ دوسری ریاستوں میں ججوں کی اُن کے عہدوں پر تقری کی جاتی ہے۔ ریاستوں اور مقامی علاقوں کے لوگ بزاروں کی تعداد میں سرکاری اہلکاروں کا انتخاب کرتے ہیں — جن میں گورنروں اور ریاستی قانون سازوں سے لے کر سکول بورڈ کے رکن اور حتیٰ کہ کتنے پکڑنے والے اہلکار تک شامل ہوتے ہیں۔

وفاقی سطح پر منتخب ہونے والے وفاقی حکام میں صرف صدر، نائب صدر، اور کانگریس کے اراکین — یعنی 435 امریکی ایوان نمائندگان کے اراکین، اور 100 سینیٹر — شامل ہیں۔



کیا سیاسی عہدے کے لیے کوئی بھی انتخاب لڑ سکتا ہے؟



امریکی آئین میں بر اُس وفاقی عہدے کے لئے شرائط طے کر دی گئی ہیں جس کے لیے انتخاب ہوتا ہے۔

بطور صدر خدمات انجام دینے کے لئے، امیدوار کو ریاست بائیے متحده امریکہ کا پیدائشی * شہری، کم از کم 35 سال کی عمر اور 14 سال سے امریکہ کا رپائشی بونا ضروری ہے۔ نائب صدر کے لیے بھی اسی معیار پر پورا اترنا ضروری ہے۔ امریکی آئین کی ۱۲ ویں ترمیم کے تحت، نائب صدر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ صدر کی حیثیت سے دو مدتیں کے لیے کام کر سکے۔

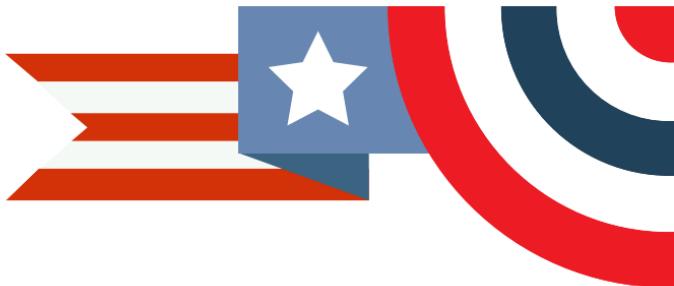
* وہ پیدائشی
امریکی شہری بو
اور اُسے قومیت
کے حقوق
حاصل کرنے کی
ضرورت نہ ہو۔

امریکی ایوان نمائندگان کے لیے امیدواروں کی عمر کم از کم 25 سال بونا چاہیے، انہیں سات سال سے امریکی شہری بونا چاہیے، اور اس ریاست کا قانونی رپائشی بونا چاہیے جس کی وہ کانگریس میں نمائندگی کرنا چاہتے ہیں۔ امریکی سینیٹ کے امیدواروں کی عمر کم از کم 30 سال بونا چاہیے، انہیں نو سال سے امریکی شہری، اور اس ریاست کا قانونی رپائشی بونا چاہیے جس کی وہ کانگریس میں نمائندگی کرنا چاہتے ہیں۔

وفاقی عہدوں پر تعیناتی کی شرائط



بر ایک وفاقی
عہدیدار کے لیے
خصوصی شرائط
پر پورا اتنا لازمی
بوتا ہے۔



امریکی شہریت/ربائش

کم از کم عمر

امریکہ کا پیدائشی شہری
14 بول؛ انتخابات سے پہلے
سال سے امریکہ میں ربائش
پذیر ہو۔

صدر

35

امریکہ کا پیدائشی شہری
14 بول؛ انتخابات سے پہلے
سال سے امریکہ میں ربائش
پذیر ہو اور صدر کی ریاست
کے علاوہ کسی دوسری ریاست
کا ربائش ہو۔

نائب صدر

35

9 سالوں سے امریکی شہری
ہو؛ اس ریاست میں ربائش
پذیر ہو جس سے ہ منتخب
بوا ہے۔

سینیٹر

30

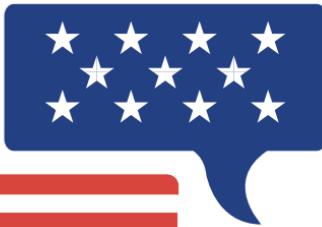
7 سالوں سے امریکی شہری
ہو؛ اس ریاست میں ربائش پذیر
ہو جس سے ہ منتخب بوا ہے۔

**امریکی ایوان
نمائندگان کا رکن**

25



انتخابات کب منعقد ہوتے ہیں؟



وفاقی عہدوں کے لیے انتخابات جفت سالوں میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ صدارتی انتخابات ہر چار سال کے بعد منعقد کیے جاتے ہیں اور ماہ نومبر کے پہلے سوموار کے بعد آنے والے منگل کے دن ہوتے ہیں۔ امریکی ایوان مقائدگان کی قائم 435 نشستوں کے لئے انتخابات ہر دو سال بعد منعقد کیے جاتے ہیں۔

امریکی سینیٹر چھ سال کی مدت کے لیے خدمات انجام دیتے ہیں۔ سینیٹ کی 100 نشستوں کے انتخابات کو وقفوں وقفوں سے ایسے ترتیب دیا گیا ہے کہ ایک تھائی (یا ایک تھائی جمع ایک) پر ہر دو سال کے بعد انتخابات کرائے جاتے ہیں۔ اگر عہدے کی مدت کے دوران کسی سینیٹر کا انتقال ہو جاتا ہے یا وہ معدور ہو جاتا ہے، تو اس کے لیے خصوصی انتخاب طاق سال میں یا اگلے جفت سال میں منعقد کیا جا سکتا ہے۔ منتخب ہونے والا نیا سینیٹر پچھلے سینیٹر کی مدت کے اختتام تک خدمات انجام دیتا ہے۔ کچھ ریاستوں میں، گورنر کسی کو بھی پچھلے سینیٹر کی باقی ماندہ مدت کے لیے خدمات انجام دینے کی خاطر سینیٹر مقرر کر سکتا ہے۔

کوئی کتنی بار صدر ہو سکتا / سکتی ہے؟



پہلے صدر، جارج واشنگٹن کے تیسرا بار انتخاب لڑنے سے انکار کے بعد، بہت سے امریکی سمجھتے ہیں کہ کسی بھی صدر کے لیے دوبار اس عہدے پر کام کرنا کافی ہوتا ہے۔

واشنگٹن کے جانشینوں میں سے کسی نے بھی 1940ء تک تیسرا مدت کے لیے کوشش نہیں کی۔ 1940ء میں عظیم کساد بازاری اور دوسری جنگ عظیم سے متاثرہ وقت پر، فرینکلن ڈی روزوولٹ نے تیسرا صدارتی مدت کے لیے کوشش کی اور وہ اس میں کامیاب رہے۔ انہوں نے 1944ء میں چوتھی بار کامیابی حاصل کی اور اپنے عہدے کی اسی مدت کے دوران 1945ء میں انتقال کر گئے۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ صدارتی اختیارات کا اتنے عرصے تک ایک شخص کے ہاتھوں میں رہنا ایک طویل مدت ہے۔ چنانچہ 1951ء میں، امریکی آئین میں 22 ویں ترمیم منظور کی گئی، جو کسی بھی شخص کو دو سے زیادہ مرتبہ ریاست بائیے متحده امریکہ کا صدر منتخب ہونے سے روکتی ہے۔

- واشنگٹن، ڈی سی میں واثق باؤس 1800ء سے صدر کا سرکاری دفتر اور رہائش گاہ چلا آ رہا ہے۔



دوسرے سیاسی عہدوں کے لیے کیا طریقہ کار ہے؟



کانگریس کے اراکین کی معیاد پرکوئی پابندی نہیں۔ ریاستی یا مقامی عہدوں کی معیاد پر اگرکوئی بندشیں ہوں تو انہیں متعلقہ ریاست کے آئین اور مقامی ضوابط میں بیان کر دیا جاتا ہے۔

• امریکی

کانگریس، ایوان
نمائندگان اور
سینیٹ
پر مشتمل ہے۔

امریکی کانگریس کے دونوں ایوانوں یعنی ایوان نمائندگان اور سینیٹ کو تقریباً یکسان اختیارات حاصل ہیں، لیکن انہیں منتخب کرنے کے طریقے مختلف ہیں۔ امریکی جمہوریہ کے بانی چاہتے تھے کہ ایوان نمائندگان کے ارکان عوام کے قریب ہوں، وہ عوام کی خواہشات اور عزائم کی عکاسی کریں۔ لہذا ملک کے بانیوں نے ایوان نمائندگان کو اس طرح ترتیب دیا کہ وہ حجم میں نسبتاً بڑا ہو تا کہ اس میں چھوٹے چھوٹے انتخابی حلقوں سے تعلق رکھنے والے زیادہ ارکان کی کنجائش ہو اور اس کے انتخابات جلدی جلدی (ہر دو سال بعد) ہوا کریں۔

50 ریاستوں میں سے بر ایک ریاست ایوان نمائندگان کی ایک نشست کی حقدار ہے۔ جبکہ مزید نشستیں آبادی کی بنیاد پر مختص کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر الاسکا کی آبادی بہت بی کم ہے لہذا ایوان نمائندگان میں اس کا صرف ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ آبادی والی ریاست، کیلی فورنیا کے نمائندوں کی تعداد 55 ہے۔ امریکہ میں بر 10 سال بعد مردم شماری ہوتی ہے، اور آبادی کے نئے اعداد و شمار کی بنیاد پر ایوان نمائندگان میں ریاستوں کی نشستوں کی تعداد میں کمی بیشی کی جاتی ہے۔

بر ریاست اپنے کانگریس کے انتخابی حلقوں کی حد بندیاں کرتی ہے۔ ریاستیں یہ کام جس طرح کرنا چاہیں اُس میں انہیں خاطر خواہ آزادی حاصل ہے بشرطیکہ بر انتخابی حلقے میں شہریوں کی تعداد ممکنہ حد تک برابر رکھی جائے۔ اس بات پر کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہیے کہ جب کسی ایک پارٹی کو ریاستی حکومت پر اختیار حاصل ہوتا ہے تو وہ انتخابی حلقوں کی حد بندیاں ایسے طریقے سے کرنے کی کوشش کرتی ہے جس سے کانگریس کے لیے اس کے امیدواروں کو فائدہ پہنچتا ہو۔

سینیٹ کو اس کے ارکان کے لیے زیادہ بڑے انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرنے — یعنی ایک پوری ریاست کی — اور آبادی سے قطع نظر، بر ریاست کو مساوی نمائندگی دینے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ اس طرح چھوٹی ریاستوں کو بھی اتنا ہی اثرو رسوخ حاصل ہو جاتا ہے (دو سینیٹروں کے ساتھ) جتنا کہ بڑی ریاستوں کو حاصل ہوتا ہے۔

امریکی کانگرس کے دونوں ایوانوں، یعنی ایوان نمائندگان

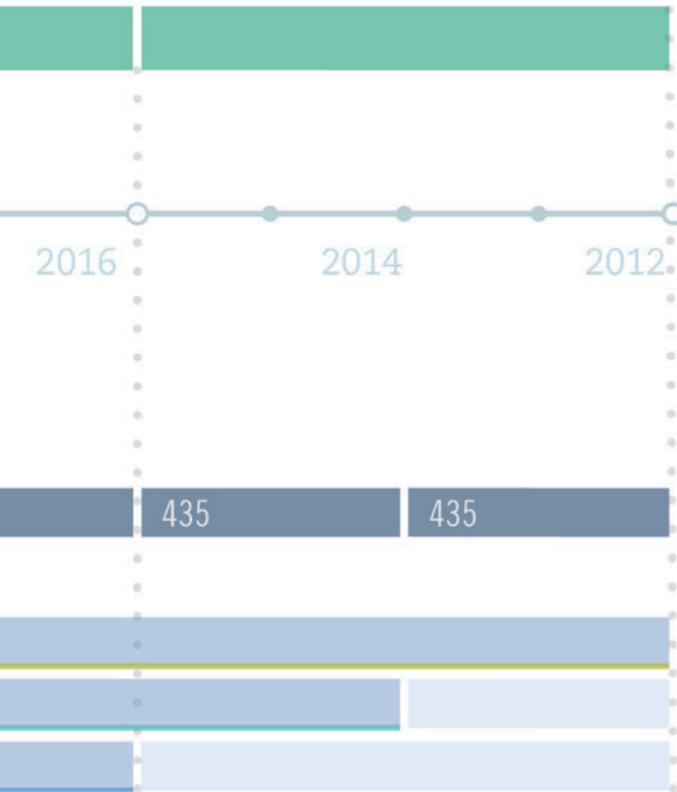


اور سینیٹ اختیارات کے حوالے سے تو برابر ہیں، مگر ان

کے انتخاب کے طریقے قطعی مختلف ہیں۔



وفاقی عہدوں کے لئے انتخابات



وفاقی عہدوں کے لئے انتخابات عام طور پر جفت سالوں میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ صدر اور نائب صدر ہر 4 سال بعد منتخب کیے جاتے ہیں۔ سینیٹر ہر 6 سال کے بعد منتخب کیے جاتے ہیں۔ نمائندگان ہر 2 سال کے بعد منتخب کیے جاتے ہیں۔

.....
صدر
نائب صدر
.....
رُکنِ ایوان نمائندگان
سینیٹر

امریکی صدر امریکی نائب صدر

ہر 4 سال بعد منتخب ہوتے ہیں



امریکی ایوان نمائندگان
تمام 435 نمائندگان ہر

2 سال بعد منتخب ہوتے ہیں

435

امریکی سینیٹ

100 میں سے 33 سینیٹر

33/100

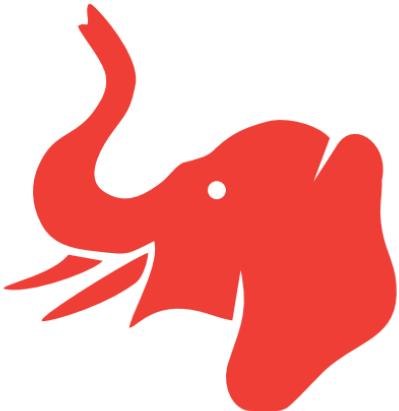
ہر دو سال بعد منتخب ہوتے ہیں

33/100

34/100



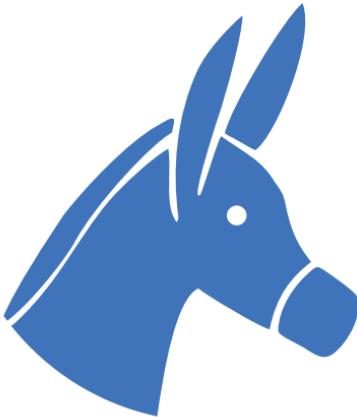
امریکہ میں صرف دو بڑی سیاسی پارٹیاں کیوں ہیں؟



امریکی آئین کا مسودہ تیار کرنے والوں کے ذہن میں سیاسی پارٹیوں کا کوئی تصور نہیں تھا۔ لیکن ووٹنگ کے حقوق کے عالم ہونے اور مغرب کی جانب ملک کے پہلے کے ساتھ، سیاسی پارٹیاں ظہور میں آگئیں۔ 1830ء تک دو بڑی پارٹیاں — یعنی ڈیموکریٹس اور ویگز — پوری طرح قائم اور طاقتور پارٹیاں بن چکی تھیں۔

• 19 وین صدی سے، گدھا اور پاتھی ڈیموکریٹ اور ریپبلیکن پارٹیوں کے نشانات چلے آ رہے ہیں۔

آج ری پبلکن اور ڈیموکریٹک پارٹیاں — جو دونوں ہی 18 وین اور 19 وین صدی سے تعلق رکھنے والی اپنی پیشو و پارٹیوں کی سیاسی وارث ہیں — سیاسی عمل پر چھائی ہوئی ہیں۔ استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر، دونوں بڑی پارٹیوں کے اراکین صدارت، کانگریس، گورنروں کے مناصب اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ 1852ء کے بعد سے ہر صدر کا تعلق دونوں میں سے کسی ایک پارٹی یعنی ریپبلکن یا ڈیموکریٹ پارٹی سے چلا آ رہا ہے۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ 50 ریاستوں میں سے کوئی ریاست کسی ایسے گورنر کا انتخاب



کرے جس کا تعلق دونوں میں سے کسی ایک پارٹی سے بھی نہ ہو۔ کانگریس میں یا ریاستی قانون ساز اداروں میں آزاد یا تیسری پارٹی کے ارکان کی تعداد انتہائی کم ہوتی ہے۔ مزید چھوٹی پارٹیاں کیوں نہیں ہیں؟ اس بارے میں کئی سیاسی ماہرین امریکہ میں انتخاب کے اس طریقے کی نشاندہی کرتے ہیں جسے سادہ اکثریت کا انتخاب کہا جاتا ہے۔ اس طریقے میں سب سے زیادہ ووٹ لینے والا امیدوار فاتح ٹھہرتا ہے، خواہ اس نے ڈالے گئے کل ووٹوں کی اکثریت سے بھی کم بی ووٹ کیوں نہ حاصل کیے ہوں۔ ان ملکوں میں جہاں پارٹیوں کو ان کے حاصل کردہ ووٹوں کے تناسب سے قانون ساز اسمبلیوں میں نشستیں فراہم کی جاتی ہیں، نئی چھوٹی پارٹیاں بنانے اور الیکشن میں مقابلہ کرنے کے لیے زیادہ کشش ہوتی ہے۔ امریکہ کے نظام میں کوئی پارٹی صرف اسی صورت میں کوئی نشست جیت سکتی ہے، جب اس کے امیدوار نے سب سے زیادہ ووٹ لیے ہوں۔ اس کی وجہ سے چھوٹی پارٹیوں کے لیے انتخابات میں جیتنا مشکل ہوجاتا ہے۔

• 1852ء سے
اب تک بر
امریکی صدر
کا تعلق یا تو
ریپبلیکن پارٹی
سے تھا یا
ڈیموکریٹ
پارٹی سے۔



ڈیموکریٹ یا ریپبلکن پارٹی سے تعلق نہ رکھنے والے امریکیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟

- بعض اوقات امریکی محسوس کرتے ہیں کہ دونوں بڑی پارٹیوں میں سے کوئی بھی ان کے نظریات کو فروغ نہیں دیتی۔





حالیہ عشروں میں ایسے امریکی ووٹروں کی تعداد بڑھنے جا رہی ہے جو اپنے آپ کو سیاسی طور پر ”آزاد“ کہتے ہیں یا کسی بھی پارٹی کے ساتھ ”وابستہ“ نہیں ہیں۔ اس کے باوجود رائے عامہ کے جائزوں سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر آزاد ووٹروں کا جھکاؤ ریپبلکن یا ڈیموکریٹک پارٹی میں سے کسی ایک پارٹی کی طرف ہوتا ہے۔ تابم کچھ لوگ یقیناً چھوٹی سیاسی پارٹیوں سے وابستہ ہوتے ہیں۔ پارٹی کے ساتھ وابستگی — یا غیر وابستگی — سے قطع نظر، 18 سال اور اس سے زیادہ عمر کے قام امریکیوں کو موقامی، ریاستی اور صدارتی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہے۔



دو پارٹیوں کا نظام ان امریکیوں کی سوچ کی کس طرح مانندگی کرتا ہے، جو کسی بھی پارٹی سے وابستہ نہیں ہوتے؟ بعض اوقات امریکی یہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی بھی پارٹی ان پالیسیوں اور نظریات کو فروغ نہیں دے رہی، جنہیں وہ ترجیح دیتے ہیں۔ ایک راستہ تو یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے نظریات کی مقبولیت کا مظاہرہ کرنے کی غرض سے ایک نئی پارٹی بنالیں۔ اس کی ایک مشہور مثال 1892ء میں سامنے آئی جب غیر مطمئن امریکیوں نے پاپولسٹ پارٹی قائم کی۔ اس کے منشور میں متناسب انکم ٹیکس، سینیٹروں کے براہ راست انتخاب، اور دن میں آٹھ گھنٹے کام کے اوقات مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ پاپولسٹ پارٹی کے لوگ کبھی بھی صدارت کا منصب حاصل نہیں کرسکے، لیکن بڑی پارٹیوں کو مقابلے پر کھڑی نئی پارٹی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا احساس ہو گیا۔ لہذا ڈیموکریٹک اور ری پبلکن پارٹی کے لوگوں نے پاپولسٹ نظریات کو اپنانا شروع کیا، اور یوں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے نظریات ملک کا قانون بن گئے۔



صدارتی امیدواروں کو کس طرح
چنا جاتا ہے؟





- 2008ء کے
- ڈیموکریٹک
- نیشنل کونشن
- کے دوران
- ڈیموکریشن
- اپنے صدارتی
- امیدوار، بارک
- اوہاما کے
- پوسٹر لہرا دبے
- بین۔

صدارتی الیکشن کے سال کے موسم گرما کے دوران، ری پبلکنز اور ڈیموکریشنس اپنے اپنے قومی کونشن منعقد کرتے ہیں، جن میں وہ اپنی اپنی پارٹیوں کے انتخابی منشور کی منظوری دیتے ہیں اور صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے لیے پارٹی کے عہدے داروں کو نامزد کرتے ہیں۔ آج کل نامزدگی حاصل کرنے کے لیے مندوبین کے ووٹوں کی سادھ اکثریت حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

پہلے وقتوں میں یہ کونشن بہت دلچسپ بوا کرتے تھے۔ ان کے نتائج غیر یقینی ہوتے تھے اور امید وار بروٹ کی گنتی کے ساتھ کبھی آگے نکل جاتے تو کبھی پیچھے رہ جاتے تھے۔ بعض اوقات اپنے پسندیدہ امیدوار کے لیے مطلوبہ تعداد میں ووٹ حاصل کرنے کے لیے بولٹ کے ”دھوئیں سے بھرے ہوئے“ کمروں میں سگریٹ اور سگارنوش پارٹی لیڈروں کے درمیان سودے بازیان بھی ہوتی تھیں۔

تاہم آج کل یہ عمل بہت شفاف طریقے سے طے پاتا ہے، اور پچھلے تقریباً 60 برسوں سے، لوگوں کو کونشن شروع ہونے سے پہلے بی بی پارٹی کے نامزد صدارتی امیدوار کا پہنچ چل جاتا ہے۔ بڑی ریاست سے (ڈسٹرکٹ آف کوٹبلیا اور کئی امریکی علاقوں سمیت) ایک خاص تعداد میں مندوبین مقرر کیے جاتے ہیں۔

مندوبین کی تعداد کا تعین عموماً ریاست کی آبادی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں ایک ایسے فارمولے کے تحت رد و بدل بھی کیا جاتا ہے جو کچھ مخصوص عوامل کی بنیاد پر ریاست کو نوازتا ہے۔ مثلاً، کیا آخری صدارتی انتخاب میں اس ریاست نے پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دیا تھا یا نہیں۔ بیشتر مندوبین کم از کم پہلی ووٹنگ میں، کسی خاص امید وار کی حمایت کرنے کے ” وعدے کے پابند“ ہوتے ہیں۔ کئی برسوں سے کسی بھی کونشن میں کسی صدارتی امیدوار کو نامزد کرنے کے لیے ایک سے زائد مرتبہ ووٹنگ کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

پرائمری اور کاکس کے درمیان کیا فرق ہے؟



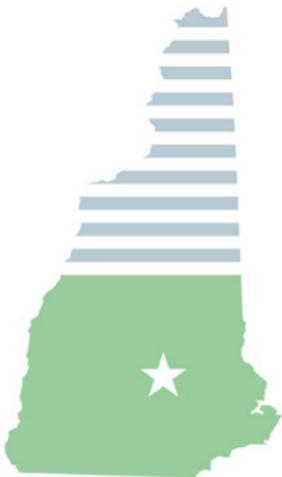


پرائمری انتخابات اور کاکس کے درمیان فرق ان کے منعقد کرنے کے طریقہ کار اور ووٹ دینے والوں کی نوعیت میں ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان میں شرکت کرنے والوں کی تعداد میں بھی بہت فرق پایا جاتا ہے۔

پرائمریز: کسی بھی دوسرے انتخاب کی طرح، ریاستی حکومتیں بھی پرائمری انتخابات کراتی ہیں اور ان کے لیے رقم مہیا کرتی ہیں: ووٹر پولنگ سیٹشن جاتے ہیں، ووٹ ڈالتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں۔ ووٹنگ گمنام طریقے سے ہوتی ہے اور جلدی مکمل ہو جاتی ہے۔ کچھ ریاستیں ”بند“ پرائمری انتخابات منعقد کرتی ہیں، جن میں پارٹی کے صرف باقاعدہ ممبر ہی شریک ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک بند ڈیموکریٹک پرائمری انتخاب میں صرف وہی لوگ ووٹ ڈال سکتے ہیں جو ڈیموکریٹک پارٹی کے رجسٹرڈ ووٹر ہیں۔ اپنی یا کھلے پرائمری انتخاب میں پارٹی کے ساتھ وابستگی یا غیر وابستگی سے قطع نظر، تمام ووٹر ووٹ ڈال سکتے ہیں۔

کاکس: ریاست کی سیاسی پارٹیاں کاکس کا ابتمام کرتی ہیں، جن میں پارٹی کے وفادار ارکان اُن امیدواروں کے حق میں کھل کر بات کرتے ہیں، جن کی پارٹی کی جانب سے نامذگی کی وہ حمایت کر رہے ہوئے ہیں۔ یہ اجتماعات سماجی تقریبات کی طرز پر ہوتے ہیں اور ان میں شرکا کھلے بندوں ووٹ دیتے ہیں۔ کاکس کا ان امیدواروں کے لیے فائدہ مند ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے جن کے پاس ایسے مخلص اور منظم حامی ہوں جو کتوںشنس کے ان مندویین کو منتخب کرنے کے لیے کاکس کو استعمال کر سکتے ہوں، جو آپ کے پسندیدہ صدارتی امیدار کو ووٹ دینے کے وعدے کے پابند ہوں۔ کاکس کے شرکا ان مسائل کی نشان دہی کرتے ہیں اور ان کی ترجیحات طے کرتے ہیں، جنہیں وہ ریاستی یا قومی سطح پر پارٹی کے منشور میں شامل کروانا چاہتے ہوں۔ کاکس میں شرکت، اعلیٰ سطح پر سیاسی ربط و ضبط اور وقت کا تقاضا کرتی ہے۔ نتیجتاً لوگوں میں پرائمریز کے مقابلے میں کاکس میں شریک ہونے کا کم رحجان پایا جاتا ہے۔

- نیو یونیورسٹی
- کی پرائمری
- کے دوران، ری
- پلکن صدارتی
- امیدوار میٹ
- رومی نی، 8
- جنوری 2008
- کو بیڈفورد
- بانی سکول کا
- دورہ کیا۔



کتنی ریاستیں پرائمیری یا کاکس منعقد کرتی ہیں اور یہ کب منعقد ہوتے ہیں؟



تاریخی اعتبار سے، صرف چند ایک ریاستیں صدارتی پرائمیری یا کاکس انتخابات منعقد کیا کرتی تھیں۔ لیکن صدارتی نامذگی کے عمل میں لوگوں کی بڑھتی بوئی شرکت کے رجحان کی وجہ سے پرائمیری اور کاکس کا انعقاد کرنے والی ریاستوں کی تعداد میں 1970 کے عشرے میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ آج تمام کی قماں 50 ریاستوں اور ڈسٹرکٹ آف کولمبیا میں یا تو صدارتی پرائمیری یا کاکس انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں۔

ریاستوں میں کاکس یا پرائمیری انتخاب منعقد کرنے کے بارے میں فیصلہ پارٹیاں کرتی ہیں۔ کچھ ریاستوں نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک طریقے کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اپنا لیا ہے۔ بعض ریاستوں میں پرائمیری اور کاکس دونوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ مثلاً الاسکا اور نیبراسکا میں ری پبلکن پارٹی کے لوگ پرائمیری انتخابات کراتے ہیں۔ جبکہ ڈیمو کریٹس کاکس منعقد کرتے ہیں۔ کینٹکی میں، ڈیموکریٹس پرائمیری اور ری پبلکن کاکس منعقد کرتے ہیں۔

- نیو یمنپیشائر کی ریاست صدارتی انتخاب کے سال کے جنوری یا فوری کے مہینے میں سب سے پہلا پرائمیری انتخاب منعقد کرتی ہے۔

برسون سے سب سے پہلا کاکس آئیوا میں ہوتا چلا آ رہا ہے، جو عام طور پر انتخابی سال کے جنوری کے مہینے یا فروری کے اوائل میں منعقد کیا جاتا ہے۔ اس کے تھوڑے بی دنوں بعد نیو ہمپشائر میں پہلا پرائمری انتخاب ہوتا ہے۔ ان دو سرگرمیوں اور دیگر ابتدائی مقابلوں کی وجہ سے اکثر یہ طے پاجاتا ہے کہ وہ کون سے امیدوار ہیں جن کے لیے لوگوں میں اتنی حمایت موجود نہیں کہ وہ صدارت کے لیے سنجیدگی سے مہم چلا سکیں۔ شروع کی ان ریاستوں میں امیدوار سخت محنت کرتے ہیں، وہ لوگوں کی ضرورتوں اور ان کی دلچسپی کے معاملات پر توجہ دیتے ہیں اور حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بھی انتخابی مہماں چلاتے ہیں اور اپنے عملے، میڈیا اور بولٹوں پر پیسے خرچ کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، زیادہ سے زیادہ ریاستیں اپنے پرائمری اور کاکس انتخابات سردیوں کے مہینوں میں منعقد کرتی ہیں۔ کئی ریاستیں ایک ہی دن ان انتخابات کا اہتمام کرتی ہیں۔

بڑی پارٹیاں اکثر ضابطوں کو ایسے طریقوں سے تبدیل کرتی رہتی ہیں، جن سے انہیں امید ہو کہ وہ ممکنہ حد تک اپنے سب سے طاقتور امیدوار کو میدان میں لاسکیں گے۔ مثال کے طور پر ری پبلکن پارٹی نے 15 مارچ کے بعد پرائمری انتخاب منعقد کرنے والی ریاستوں کو، اپنے مندوہین کے لیے ”جیتنے والا سب لے جائے“ کا طریقہ اختیار کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو امیدوار سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرے گا — خواہ وہ ووٹ، مثال کے طور پر آئندہ امیدواروں کے مقابلے میں پڑنے والے ووٹوں کا 25 فیصد بی کیوں نہ ہوں — اس امیدوار کو خود بخود قمام مندوہین کے ووٹ مل جائیں گے۔

پرائمری اور کاکس کے تیز رفتار پھیلاوہ کا ایک اہم نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بڑی پارٹیوں کے گرمیوں کے آخر میں منعقد ہونے والے قومی کونشنوں سے پہلے ہی ان کے ممکنہ نامزد امیدواروں کا پہنچ جاتا ہے۔ اس بات نے نامزدگی کے لیے منعقد ہونے والے ان قومی کونشنوں کی اہمیت گھٹا دی ہے جو اب کم و بیش رسمی سی تقریبات بن کر رہ گئے ہیں۔

- آج قمام پچاس ریاستوں اور ڈسٹرکٹ آف کولمبیا میں یا تو صدارتی پرائمری انتخابات بوتے ہیں یا کاکس منعقد کے جاتے ہیں۔

کاس پ مقابلہ پرائمری

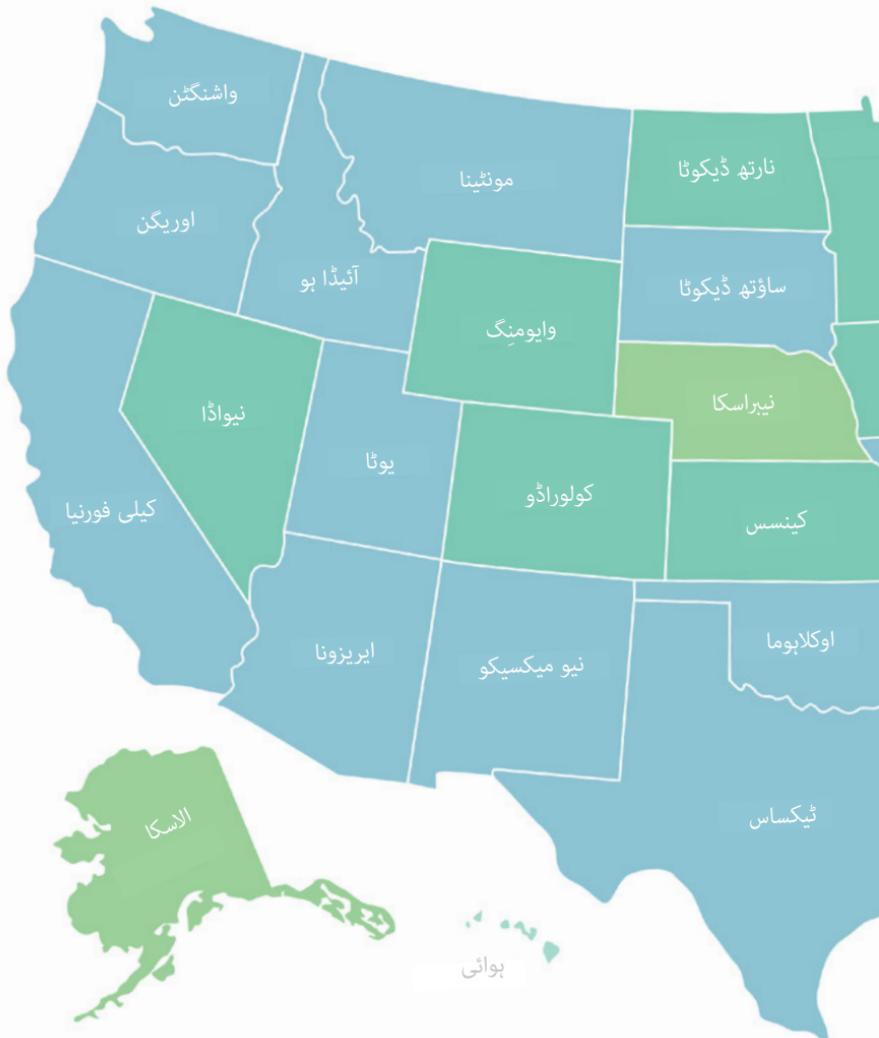


کاکس میں صرف پارٹی کے رجسٹرڈ ارکان ووٹ دے سکتے ہیں۔ تاہم کوئی بھی شخص کاکس کے دوران پارٹی میں شامل ہو سکتا ہے۔ بند پرائمری انتخابات میں، پارٹی کے صرف رجسٹرڈ ارکان ووٹ ڈال سکتے ہیں، لیکن کھلے پرائمری انتخابات میں کوئی بھی رجسٹرڈ ووٹر ووٹ ڈال سکتا ہے۔



پرائمری، کاکس یا دونوں







سیاسی پارٹیاں ابھی تک نامزدگی کے لیے
قومی کنونشن کیوں منعقد کرتی ہیں؟





• 2008ء میں
نامزد صدارتی
امیدوار کی
بیوی، مشیل
اوپاما کے
حامی اُن کا
خیرمقدم کر
دیے گئے۔

اگر صدارتی امیدواروں کو پرائمیری اور کاکس کے ذریعے چُن لیا جاتا ہے، تو پھر دونوں بڑی سیاسی پارٹیاں نامزدگی کے لیے ابھی تک قومی کونشن کیوں منعقد کر رہی ہیں؟ اس لیے کہ یہ کونشن ہر پارٹی کو اپنے اپنے امیدواروں کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور مخالف پارٹی کے ساتھ اپنے اختلافات کو واضح کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ نامزدگی کے قومی کونشنوں کو وسیع پیمانے پر ٹیلی ویژن کی نشریات میں دکھایا جاتا ہے اور ان سے صدارتی انتخابی مہماں کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے۔ پارٹی لیڈروں اور نامزد امیدواروں کی تقریریں سننے، نائب صدارت کے امیدوار کے لیے صدارت کے نامزد امیدوار کی نظر انتخاب کا پتہ چلانے (جس کا بعض اوقات کونشن کے انعقاد تک اعلان نہیں کیا جاتا)، ریاستی وفود کی جانب سے مندوبین کے ووٹوں کا اعلان اور پارٹی کے انتخابی منشور یا ”پلیٹ فارم“ (وہ دستاویز جس میں ہر پارٹی اہم مسائل پر اپنا اپنا موقف بیان کرتی ہے) کی توثیق کو دیکھنے کے لیے، امریکی ابھی تک ٹیلی ویژن پر نامزدگی کے کونشنوں کو دیکھتے ہیں۔

کونشن سے ہر پارٹی کو اپنے نامزد کردہ امیدواروں کو متعارف کرانے اور اپنے اور مخالف پارٹی کے درمیان پائے جانے والے فرق کو اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے۔



امریکی کانگریس کا انتخاب جیتنے کے لیے کتنے ووٹ درکار ہوتے ہیں؟

تمام امیدواروں میں سب زیادہ تعداد میں ووٹ حاصل کرنے والا۔ مختصرًا یہ کہ جو امیدوار ووٹوں کی اکثریت حاصل کرتا ہے (یعنی کسی انتخابی حلقے میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے) وہ الیکشن جیت جاتا ہے۔ یہ طریقہ ”سنگل - ممبر“ ڈسٹرکٹ سسٹم کھلاتا ہے یعنی ایک انتخابی حلقے سے ایک رکن۔ 39 ریاستوں میں بیشتر وفاقی اور ریاستی عہدیداروں کو سادہ اکثریت کے ساتھ منتخب کیا جاسکتا ہے، لیکن 11 ریاستوں (الاباما، ارکنسا، جارجیا، لوئیزیانا، مسیسپی، نارتھ کیرولاٹنا، اوکلاہوما، ساؤتھ کیرولاٹنا، ساؤتھ ڈکوٹا، ٹیکساس اور ورمونٹ) میں اگر کوئی امیدوار ووٹوں کی اکثریت حاصل نہیں کرپاتا تو پارچیت کا فیصلہ کرنے کے لیے دوبارہ انتخاب کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ بعض جمہوریتوں میں رائج مناسب نمائندگی کے نظام کے برعکس، سنگل - ممبر ڈسٹرکٹ نظام کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی انتخابی حلقے میں صرف ایک ہی فریق کامیاب ہوتا ہے۔ یہ نظام چھوٹی سیاسی پارٹیوں کے لیے گھاٹے کا سودا ہے، کیونکہ ان کے لیے اتنے انتخابی حلقوں میں جیت جانا مشکل ہوتا ہے کہ وہ قومی سطح پر اڑرو نفوذ اور اختیارات حاصل کرسکیں۔

- عوامی عہدے کے لیے اپنے پہلے انتخابی مقابلے میں، میساچوستس کے ڈیموکریٹ جان ایف کینیڈی امریکہ کے ایوان نمائندگان کے رکن منتخب ہوئے اور وہاں انہوں نے 1947 سے 1953 تک خدمات انجام دیں۔

The New Generation Offers A Leader
JOHN F.
KENNEDY
FOR
CONGRESS
11th DISTRICT
PRIMARIES: TUESDAY, JUNE 18th

BUCK PRINTING CO. BOSTON
JOHN F. SEERY, 3 ADVERTISING



کیا سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا صدارتی امیدوار ہمیشہ جیت جاتا ہے؟



ہمیشہ نہیں۔ حقیقت میں چار صدارتی انتخابات ایسے ہوئے ہیں، جن میں جیتنے والے نے عوامی ووٹوں کی اکثریت حاصل نہیں کی تھی۔ ان میں پہلا واقعہ 1824ء میں جان کوئنسی ایڈمز کا انتخاب تھا، اور ابھی مااضی قریب میں ایسا بی ایک واقعہ 2000ء میں جارج ڈبلیو بُش اور ایلگور کے درمیان صدارتی مقابلے میں پیش آیا۔ یہ کس طرح بوا؟ اس کا جواب ”الیکٹورل کالج“ میں ہے۔ امریکی آئین کا مسودہ تیار کرنے والوں نے ایک ایسا نظام تشکیل دینے کی کوشش کی تھی جو (اس وقت کی) 13 ریاستوں اور امریکی عوام کے مفادات کے درمیان توازن پیدا کرسکے۔ اس نظام کے تحت ووٹروں نے ایوانِ نمائندگان کے ارکان کو منتخب کیا، جیکہ ریاستی قانون ساز اداروں نے (انہیں بھی لوگوں ہی نے چنا تھا) امریکی سینیٹروں کو منتخب کیا۔ ریاستوں نے ایک اور ادارے — الیکٹورل کالج — میں مندوبین بھیجے جنہوں نے صدر اور نائب صدر کو منتخب کیا۔

- سرکاری طور پر الیکٹورل کالج صدر کا انتخاب کرتا ہے لیکن الیکٹورل کالج کے ارکان کا انتخاب عوام کرتے ہیں۔

بعد میں امریکیوں نے اس نظام کو زیادہ جمہوری بنانے کے لیے آئین میں ترمیم کی۔ 1913ء میں سینیٹریوں کو لوگوں نے براہ راست منتخب کرنا شروع کر دیا۔ گو کہ الیکٹورل کالج آج بھی سرکاری طور پر صدر کو منتخب کرتا ہے، مگر اب الیکٹورل کالج کے ارکان کا انتخاب عوام کرتے ہیں۔ یہ نظام اس طریقے سے کام کرتا ہے۔

ملک بھر میں نمبر میں صدارتی الیکشن کے انعقاد کے بعد، الیکٹورل کالج دسمبر میں اپنا اجلاس منعقد کرتا ہے۔ بیشتر ریاستوں میں الیکٹورل کالج کے مندوبین صدر کے لیے اُسی بنیاد پر ووٹ دیتے ہیں جیسا کہ ان کی ریاست میں ووٹروں کی اکثریت اپنے ووٹ ڈال چکی ہوتی ہے۔ یہ مندوبین 15 دسمبر کو اپنی ریاستوں میں ووٹ ڈالتے ہیں اور سرکاری طور پر کانگریس جنوری میں ان ووٹوں کی گنتی کرتی ہے۔

الیکٹورل کالج میں بر ریاست کے مندوبین کی تعداد، امریکی ایوان نمائندگان میں اُس ریاست کے ارکان کی تعداد — جس کا تعین امریکہ میں بر دس سال بعد ہونے والی مردم شماری کی بنیاد پر کیا جاتا ہے — اور اس ریاست کے دو سینیٹریوں کو ملا کر بننے والی کل تعداد کے برابر ہوتی ہے۔ ڈسٹرکٹ آف کولمبیا ریاست نہیں ہے اور نہ ہی اسے کانگریس میں ووٹنگ کے اختیار کے ساتھ نمائندگی حاصل ہے۔ تاہم الیکٹورل کالج میں اس کے تین ووٹ ہیں۔ الیکٹورل کالج میں 538 مندوبین ہیں؛ صدارتی الیکشن جیتنے کے لیے الیکٹورل کالج کے 270 ووٹوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ تر ریاستیں 'جیتنے والا سب لے جائے' کی بنیاد پر الیکٹورل ووٹ استعمال کرتی ہیں۔ جو صدارتی امیدوار



بیشتر شہریوں کے ووٹ حاصل کرتا ہے، اسے اُس ریاست کے تمام الیکٹورل ووٹ بھی مل جاتے ہیں۔ دو ریاستیں — نیبراسکا اور مین — اپنے الیکٹورل ووٹ اپنے شہریوں کے ووٹوں کی بنیاد پر متناسب طریقے سے فراہم کرتی ہیں۔ صدارتی الیکشن کی ساری حکمت عملی کا انحصار ملا جلا کر کچھ ایسی ریاستوں میں ”جیت جانے“ پر ہے جو 270 تک الیکٹورل ووٹ فراہم کر دیں۔ یوں سخت مسابقت کی حامل مٹھی بھر ریاستوں میں الیکٹورل ووٹ انتخابی نتائج کا فیصلہ بدل سکتے ہیں۔

”جیتنے والا سب لے جائے“ کے نظام کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ کوئی امیدوار قومی سطح پر زیادہ تر ووٹ حاصل کرسکتا ہے لیکن پھر بھی الیکشن بار سکتا ہے۔

ذرا تصور کیجیے کہ کوئی امیدوار کسی ریاست میں بہت معمولی فرق سے کامیاب ہوتا ہے اور اس ریاست کے پاس الیکٹورل ووٹ بہت زیادہ ہیں، تو اس امیدوار کو پھر بھی تمام الیکٹورل ووٹ مل جائیں گے۔ لہذا کوئی امیدوار اگر کیلی فورنیا میں معمولی سے فرق سے بھی جیت جاتا ہے تو اسے کیلی فورنیا کے تمام کے 55 الیکٹورل ووٹ مل جاتے ہیں۔ وہی امیدوار، دوسری چھوٹی ریاستوں میں بھاری فرق کے ساتھ بار جاتا ہے اور اسے اپنے یا اپنے مخالف امیدوار کے مقابلے میں عام ووٹ کم ملتے ہیں۔ اس کے باوجود الیکٹورل کالج میں اس امیدوار کی سبقت برقرار رہتی ہے۔

امیدواروں کے لیے یہ بات ابھی ہے کہ وہ 270 الیکٹورل ووٹ حاصل کرنے کے لیے تمام ریاستوں میں انتخابی مہم چلاتیں، حتیٰ کہ ان چھوٹی آبادی والی ریاستوں میں بھی جن کے الیکٹورل ووٹ بہت کم ہوتے ہیں۔

✖✖ جیتنے والے کے سب ووٹ لے جانے کے نظام کا ایک نتیجہ
یہ نکلتا ہے کہ ایک امیدوار قومی سطح پر سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرسکتا ہے مگر انتخاب بار سکتا ہے۔



امریکیوں نے الیکٹورل کالج کو کیوں برقرار رکھا ہوا ہے؟

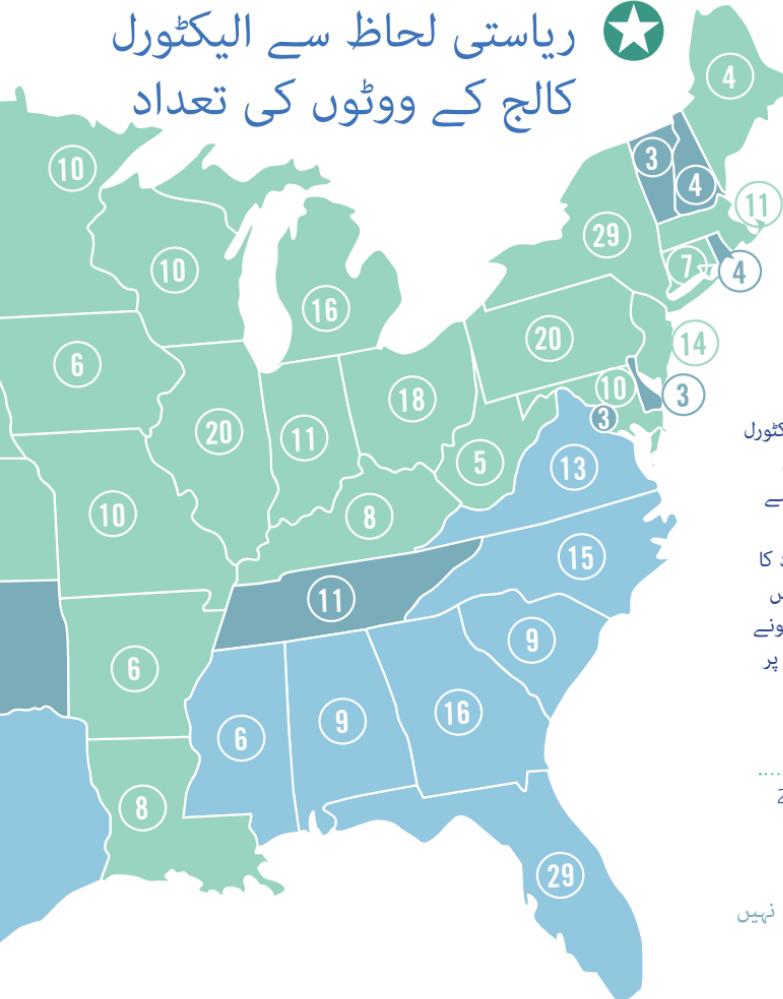


یہ آئین میں درج ہے، اور آئین میں ترمیم کرنا بہت مشکل کام ہے۔ الیکٹورل کالج کا نظام دو پارٹیوں والے نظام کو بھی مزید تقویت دیتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ اس بات کا امکان نہیں ہے کہ دونوں بڑی پارٹیوں میں سے کوئی بھی تبدیلی کی بات کرے گی۔

لیکن الیکٹورل کالج کو باقی رکھنے کی بعض دوسری وجوہات بھی ہیں۔

بہت سے امریکی اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ الیکٹورل کالج کے نظام کی وجہ سے صدارتی امیدوار بڑے پیمانے پر صدارتی مہم چلانے پر مجبور ہیں — حتیٰ کہ وہ ان چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بھی جاتے ہیں جن کے لوگوں کویصورت دیگر یہ موقع نہ ملتا کہ وہ صدارتی امیدواروں کو قریب سے دیکھ سکیں۔ چونکہ صدارتی امیدوار کسی ایک ریاست یا علاقے پر توجہ مرکوز کرنے کے نتیجے میں کافی الیکٹورل ووٹ اکٹھے نہیں کر سکتے، اس لیے وہ ایسے امور کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں اور ان پر توجہ دیتے ہیں جن میں ملک کے تمام حصوں کے ووٹر دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ الیکٹورل کالج کے نظام سے صدارتی انتخاب کی مہموں کو چلانے کے طور طریقے متاثر ہوتے ہیں اور ان سے صدارتی مہم چلانے کے اخراجات پر ابھی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ریاستی لحاظ سے الیکٹوری کالج کے ووٹوں کی تعداد

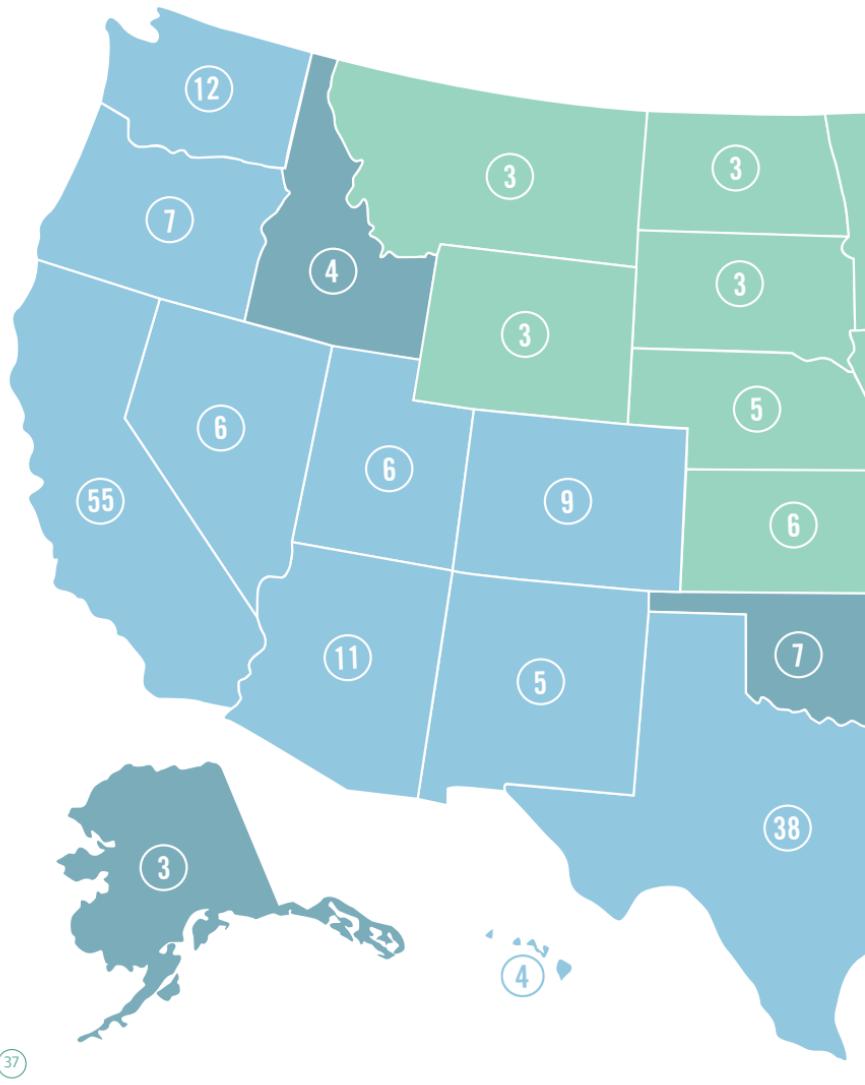


بر ریاست کے الیکٹوو
کالج ووٹ اس کی
آبادی کے لحاظ سے
مختص کیے جاتے
بیان کی تعداد کا
انحصار امریکہ میں
بر دس سال بعد بونے
والی مردم شماری پر
بوتا ہے۔



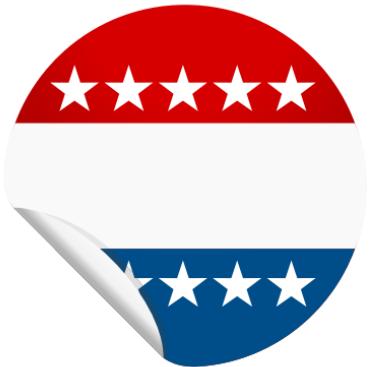
1960 مقابلہ 2016

- اضافه ↑
کمی ↓
کوئی تبدیلی نہیں





صدارتی امیدوار اپنی انتخابی مہموں کے اخراجات کس طرح پورے کرتے ہیں؟



1976ء سے اب تک، صدرتی امیدوار اس بات کے ابل چلے آ رہے ہیں کہ وہ اپنی انتخابی مہموں کے اخراجات کی ادائیگی کے لیے حکومت کی طرف سے فنڈ کی فرایمی کے نظام میں شرکت کریں۔ 2000ء کے انتخابات تک، صدر کے عہدے کے لیے نامزد امیدواروں نے حکومت کی طرف سے فرایم کردہ فنڈ اس وعدے کے ساتھ قبول کر کے اس نظام میں شرکت کی کہ وہ ایک مخصوص رقم سے زیادہ خرچ نہیں کریں گے۔

تابم، امیدواروں کے لیے اس نظام کی کشش روز بروز ختم ہوتی جا رہی ہے کیون کہ اخراجات کی مقررہ حد کو بہت کم سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ حد اُس رقم سے کم ہے جو بڑے امیدوار اکثر نجی ذرائع سے اکٹھی کر سکتے ہیں۔ نتیجتاً بعض حالیہ صدرتی امیدواروں نے سرکاری فنڈ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے، اور اپنی مہموں کے لیے خود پیسہ جمع کیا ہے۔

- پارٹی کے ارکان صدر کی انتخابی مہم چلانے کے لیے سرکاری فنڈ استعمال کر سکتے ہیں، لیکن وہ پرائمی انتخابات اور کاکسوں میں نامزدگی کی مہموں کے لیے سرکاری فنڈ استعمال نہیں کر سکتے۔



ایسے امیدواروں کے لیے جو اپنے فنڈز خود اکٹھے کرتے ہیں، وفاقی قانون میں وضاحت کی گئی ہے کہ صدر، سینیٹر اور ایوان-مائندگان کے نمائندے کس طرح اور کس سے پیسے لے سکتے ہیں۔ قانون میں یہ حد بھی مقرر کی گئی ہے کہ کوئی فرد اپنی انفرادی حیثیت میں کتنا چندہ دے سکتا ہے۔ قانون میں اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ پریس اور شہریوں کو اس بات کا علم ہو کہ کسی مخصوص امیدوار کو کون پیسے دے رہا ہے۔ صدارتی عہدے کے امیدوار پر اپنی انتخابی مہم کے لیے ایک «پولٹیکل کمیٹی» نامی تنظیم قائم کرنا اور اسے وفاقی الیکشن کمیشن کے پاس رجسٹر کرانا لازم ہے۔ رجسٹر ہونے کے بعد، پولٹیکل کمیٹیاں چندہ جمع کر سکتی ہیں، لیکن وہ جتنی بھی رقم جمع کرتی ہیں، اس کے بارے میں کمیشن کو لازمی بتانا ہوتا ہے۔ کمیشن یہ معلومات عام لوگوں کو فراہم کرتا ہے۔ بڑی سیاسی پارٹیوں کے حالیہ امیدواروں نے اپنی مہموں کے لیے کروڑوں ڈالر خرچ کیے ہیں۔ جو لوگ اپنے پیسے خود جمع کرتے ہیں، انہیں چندہ دینے والے ہزاروں لوگ تلاش کرنا ہوتے ہیں۔

امریکی صدارتی مہموں پر اتنا زیادہ
خرچہ کیوں آتا ہے؟





اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ 10 کروڑ ووٹروں تک صدارتی مہم کے 12 مہینے یا اس سے زیادہ عرصے پر پھیلے ہوئے دورانیے تک، اپنی بات پہنچانا ایک مہنگا کام ہے۔ امریکی صدارتی امیدواروں کو قومی سطح پر اور اس کے ساتھ ساتھ 50 ریاستوں میں انتخابی مہم چلانا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں قومی اور ریاستی دونوں سطحوں پر عملہ رکھنا پڑتا ہے اور ووٹروں کے ساتھ ذاتی سطح پر اور قومی اور مقامی ٹیلی ویژن، ریڈیو اور سوشل میڈیا کے ذریعے رابطہ قائم رکھنا ہوتا ہے۔ صدارتی پرائزمری انتخابات اور کاکسوں کی بھرمار کے نتیجے میں، انتخابی مہمین طویل بو گئی ہیں اور ماضی کے مقابلے میں سفر اور اشتہارات دینے کے اخراجات میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

کسی عہدے کی مہم چلانے کے لیے، امیدوار کو عملہ رکھنا پڑتا ہے، دفتر کے لیے جگہ اور سفر کا انتظام کرنا پڑتا ہے، تحقیق کرنی ہوتی ہے، اپنے موقف کے بارے میں مقالات جاری کرنے ہوتے ہیں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر، مطبوعات میں اور انٹرنیٹ پر اشتہارات دینے ہوتے ہیں، اور بہت سے عوامی اجتماعات میں اور فنڈز جمع کرنے کی تقریبات میں شرکت کرنی ہوتی ہے۔

صدارتی امیدواروں کے سامنے ہر ریاست میں اپنی پرائزمری مہموں کو منظم کرنے کا صرآزمہ کام ہوتا ہے، اور پھر اگر وہ نامزد ہو جائیں تو پورے ملک میں انہیں اپنی عام انتخابی مہم کے انتظامات کرنے ہوتے ہیں۔ ایوانِ نمائندگان کے امیدوار کو کانگریس کے اپنے مخصوص حلقوں میں مہم چلانی ہوتی ہے، جبکہ سینیٹ کی رکنیت کے امیدوار کو پوری ریاست میں کام کرنا ہوتا ہے۔

- سیاسی امیدواروں کو — ریاست بھر میں اور/یا ملک بھر میں — اُن مقامات کا سفر کرنے کے لئے جہاں ووٹر رہتے ہیں، پیسہ اکٹھا کرنا ہوتا ہے۔

کیا امیدواروں کو پیسے حاصل کرنے
کے دوسرے ذرائع تک رسائی حاصل
ہوتی ہے؟





- بیوستن،
- ٹیکساس کے
- ایک محلے
- میں، مختلف
- عہدوں کے لیے
- انتخاب لئے
- والے امیدواروں
- کے سیاسی
- اشتہارات۔

2010ء میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ سیاسی سرگرمیوں پر پیسہ خرج کرنا تقریر کی بی ایک شکل ہے۔ لہذا اسے امریکی آئین کی پہلی ترمیم کے تحت تحفظ حاصل ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ 2010ء کے بعد سے، امیدوار اپنی انتخابی مہموں کے اخراجات پر، اپنے ذاتی پیسے کی لامحدود رقم خرج کر سکتے ہیں۔

اس فیصلے سے ”پولیٹیکل ایکشن کمیٹیوں“ کو بھی کہیں زیادہ چھوٹ مل گئی۔ ان کمیٹیوں کی تشکیل اس وقت ہوتی ہے جب افراد، کاروباری ادارے اور مخصوص مفادات کے حامل گروپ اپنا پیسہ ایک جگہ اکٹھا کرتے ہیں اور اسے مخصوص نظریات، امیدواروں، بیلٹ کے ذریعے رائے معلوم کرنے کی تجویز یا قانون کی حمایت کے لیے عطیے کے طور پر دیتے ہیں۔ وفاقی قانون کے مطابق، کوئی تنظیم اس وقت پولیٹیکل ایکشن کمیٹی بن جاتی ہے جب وہ وفاقی انتخاب پر اثر انداز ہونے کے لیے 2,600 ڈالر سے زیادہ رقم خرج کرتی ہے۔ کسی تنظیم کے پولیٹیکل ایکشن کمیٹی بن جانے کے سلسلے میں بر ریاست کے اپنے الگ قوانین ہیں۔ کیوں کہ پولیٹیکل ایکشن کمیٹیاں امیدواروں کی سرکاری فنڈ جمع کرنے والی کمیٹیوں کے تحت نہیں ہوتیں، اس لیے ان پر امیدواروں کی کمیٹیوں کے ضابطوں کا اطلاق نہیں ہوتا۔ تاہم ان کی وفاقی الیکشن کمیشن کے پاس رجسٹریشن ہونا لازمی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ امیدواروں کے ساتھ ان کے قریبی تعلق قائم رکھنے کی حدود کا تعین بھی کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، کوئی پولیٹیکل ایکشن کمیٹی کسی امیدوار کی الیکشن کمیٹی کو براہ راست 5,000 ڈالر سے زیادہ چندہ نہیں دے سکتی، لیکن وہ کوئی ایسا اشتہار دینے کے لیے جس میں کسی مخصوص امیدوار کے نظریات کی مخالفت یا حمایت کی گئی ہو، لامحدود رقم خرج کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ جو کچھ بھی کرے وہ امیدوار کی انتخابی مہم سے آزاد ہو کر کرے۔

رأیے عامہ کے جائزے کتنے اہم ہیں؟



اگرچہ رائے عامہ کے جائزے ان ضابطوں اور قوانین کا حصہ نہیں ہیں جن کے تحت انتخابات ہوتے ہیں، لیکن آج یہ جائزے انتخابی عمل کا ایک اہم جزو بن چکے ہیں۔ بہت سے سیاسی امیدوار اکثر رائے عامہ کے جائزے لیتے رہتے ہیں اور اجرت کے عوض رائے عامہ کا جائزہ لینے والوں کی خدمات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان جائزوں سے سیاسی امیدواروں کو پتہ چلتا رہتا ہے کہ ان کے مدمقابل امیدواروں کی نسبت ان کا اپنا تاثر کیسا ہے، اور ووٹروں کی نظر میں اہم ترین مسائل کیا ہیں۔ اخبارات، ٹیلی ویژن اور میڈیا کے دیگر ذرائع بھی رائے عامہ کے جائزے لیتے رہتے ہیں اور (رائے عامہ کے نجی جائزوں کے نتائج کے ساتھ ساتھ) اپنے نتائج سے شہریوں کو آگاہ کرتے رہتے ہیں تا کہ ان کو یہ اندازہ ہو سکے کہ ان کی امیدواروں، مسائل اور پالیسیوں سے متعلق ترجیحات کے حوالے سے دوسرے لوگوں کی کیا ترجیحات ہیں۔

پچاس سال قبل، رائے عامہ کا جائزہ لینے کے شعبے پر صرف ایک یا دو تنظیموں کی اجارہ داری ہوتی تھی۔ آج فوری خبروں، انٹرنیٹ، اور 24 گھنٹے کے کیبل نیوز چینلوں کے دور میں، رائے عامہ کے جائزے کثرت سے لیے جاتے ہیں، اور ان کے بارے میں اطلاعات اور ان کے نتائج کے تجزیے پیش کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ بعض جائزوں میں جدید ترین سائنسی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں، تاہم کچھ تجزیے عجلت میں کیے جاتے ہیں اور ان میں بہت چھوٹے مُونوں سے کام لیا جاتا ہے۔ ایسے جائزوں کی حیثیت سماجی سائنس سے زیادہ تفریح کی ہوتی ہے۔ حالیہ برسوں میں، رائے عامہ کے بہت سے جائزوں کی صحت اور غیرجانبداری کے بارے میں زیادہ شک و شبہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ رائے عامہ کی کم سے کم دو بڑی کمپنیوں نے صدارتی انتخابات سے متعلق ”گھر دوڑ“ قسم کی رپورٹنگ روک دی ہے۔ تاہم، اس بات کا امکان نہیں ہے کہ امیدوار، میڈیا یا عوام مستقبل قریب میں رائے عامہ کے جائزوں کو ترک کر دیں گے یا جائزوں سے ان کے حق میں حاصل ہونے والے اچھے نتائج کا حوالہ دینا بند کر دیں گے۔



- رائے عامہ کے جائزوں کے اعداد و شمار استعمال کرتے ہوئے، 1948ء میں شاگاں ٹریبیون اور دوسرے اخباروں نے اپنے ایڈیشن وقت سے پہلے شائع کر دیے اور اعلان کر دیا کہ ری پبلکن تھامس ڈبوی نے اس وقت کے صدر ببری ٹریومن کو شکست دے دی جب ٹریومن نے 303 الیکٹورول ووٹوں سے فتح حاصل کر لی، تو انہوں نے غلط سرخ والی اخبار کو بوا میں بلند کیا اور رپورٹروں سے کہا، ”میں نے تو یہ خبر اس طرح نہیں سنی۔“



امریکی انتخابات کون کراتا ہے؟



امریکہ میں، انتخابات — حتیٰ کہ وفاقی عہدے کے لیے بونے والے انتخاب بھی — مقامی انتظامیہ کے تحت ہوتے ہیں۔ بزاروں کی تعداد میں منظمین — جو عام طور سے کاؤنٹی یا شہری دفاتر میں کام کرنے والے عہدیدار یا کلرک ہوتے ہیں۔ امریکی انتخابات کے انتظامات کرنے اور انہیں منعقد کرانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یہ منظمین بہت سے ابم اور پیچیدہ فرائض انجام دیتے ہیں: یعنی

- بزاروں منظمین
- امریکی انتخاب کے انتظامات کرنے اور ان کا انعقاد کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔
- ووٹنگ کے لیے آلات اور مشینوں کا انتخاب کرنا۔
- بیلٹ پپر تیار کرنے۔
- انتخاب کے دن ووٹنگ کے انتظام کے لیے کارکنوں کی ایک بڑی عارضی نفری کو منظم کرنا۔
- ووٹوں کی جدول بنندی کرنا اور نتائج کی تصدیق کرنا۔

امریکہ میں بیشتر انتخابات کے نتائج ایسے نہیں ہوتے کہ جیتنے

والا امیدوار بہت کم ووٹوں کی اکثریت سے فتح حاصل کرے، لیکن کبھی کبھی ایسے مقابلے ہوتے ہیں جن میں فتح حاصل کرنے والا امیدوار بہت کم ووٹوں کی اکثریت سے جیتا ہے، یا جن کے نتائج متنازعہ ہوتے ہیں اور ووٹوں کی گنتی دوبارہ کی جاتی ہے۔ 2000ء میں امریکہ کے صدارتی انتخاب کے دوران، ریاست فلوریڈا کے کچھ حصوں میں ایسا ہی بووا یہ امریکہ کی تاریخ میں سب سے کانٹے کا مقابلہ تھا۔ اس مقابلے نے بہت سے امریکیوں کو پہلی بار یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ ان کو انتخابات میں گونا گون اقسام کے انتظامی امور سے منشا پڑتا ہے۔ امریکی آئین کے تحت 18 برس اور اس سے زیادہ عمر کے شہریوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ امریکہ میں قومی سطح پر ابل ووٹروں کی کوئی فہرست نہیں رکھی جاتی۔ لہذا شہریوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی مقامی بستیوں میں ووٹرکی حیثیت سے اپنی رجسٹریشن کرائیں۔ اس کا مقصد دھوکہ دبی سے بچاؤ ہے۔ ماضی میں ووٹ دینے سے بعض شہریوں کی، خاص طور سے جنوب میں افریقی امریکیوں کی حوصلہ شکنی کے لیے، رجسٹریشن کے بعض مخصوص ضابطے استعمال کیے جاتے تھے۔ آج لک، ووٹنگ رائٹس ایکٹ کے تحت، اس قسم کے امتیازی طریقوں کی ممانعت ہے۔



بر ریاست رجسٹریشن کے لیے اپنی مخصوص شرائط طے کرتی ہے۔ وہ شہری جو دوسرے علاقوں میں منتقل ہو جاتے ہیں، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی رہائش کی نئی جگہ پر دوبارہ رجسٹریشن کرائیں۔ بعض صورتوں میں ریاستوں نے رجسٹریشن کے عمل کو آسان جبکہ بعض میں انہوں نے اس کی کڑی شرائط رکھی ہیں۔ 1993ء میں، نیشنل ووٹر رجسٹریشن ایکٹ کے تحت یہ ممکن ہو گیا کہ شہری جب ریاست کی طرف سے جاری کردہ ڈرائیونگ لائسنس کی تجدید کرائیں تو وہ ووٹ ڈالنے کے لیے اپنی رجسٹریشن بھی کرا سکتے ہیں۔ بعض ریاستوں میں ووٹروں کو الیشن کے دن رجسٹریشن کرانے کی اجازت ہے۔ تا ہم، حالیہ دنوں میں بعض ریاستوں نے ایسے قوانین منظور کیے ہیں جن کے تحت حکومت کی طرف سے جاری کردہ شناختی دستاویز



پیش کرنا ضروری ہے، یا انتخاب کے دن رجسٹریشن کو ختم کر دیا گیا ہے۔
 انتخاب کے منظمین کے لیے ضروری ہے کہ بر ابل ووٹر کا نام جو ووٹ
 ڈالنا چاہتا ہے، رجسٹریشن لسٹ پر موجود ہو۔ انہیں اس فہرست سے ایسے
 نام بھی حذف کر دینے چاہیئں جو ووٹ ڈالنے کے ابل نہیں بین (عموماً اس
 لیے کہ وہ کم عمر بین یا اس انتخابی حلقے میں نہیں رہتے)۔ عام طور سے،
 انتخاب کے مقامی عہدے دار ایسے لوگوں کے نام فہرستوں میں باقی رکھتے
 ہیں جنہوں نے حال بی میں ووٹ نہ ڈالا ہو۔ ان کا نام ووٹروں کی فہرست

• امریکی

انتخابات کے
 انعقاد کے لیے
 بزاروں رضاکاروں
 اور سرکاری
 عہدیداروں کی
 خدمات درکار
 ہوتی ہیں۔

سے اس لیے نہیں نکلا جاتا کیونکہ ان کا ووٹ ڈالنے کا امکان بوتا ہے۔ جب
 کوئی ایسا شخص ووٹ ڈالنے کے لیے آتا ہے جس کا نام رجسٹریشن لسٹ
 میں درج نہیں ہوتا، تو عام طور سے انتخابی عہدے دار اسے عبوری بیلٹ
 پیپر جاری کر دیتے ہیں تاکہ وہ اپنا ووٹ ڈال سکے۔ جب ایسے شخص
 کی ووٹ ہونے کی اہلیت کا جائزہ مکمل کر لیا جاتا ہے (ایسا عام طور سے
 انتخاب کے دن کے بعد ہوتا ہے)، تو پھر اس کا ووٹ شمار کر لیا جاتا ہے۔
 انتخاب کے منظمین کو بر انتخاب کے لیے بیلٹ پیپر بھی تیار کرنے
 ہوتے ہیں۔ انہیں اس بات کو یقینی بنانا بوتا ہے کہ ان میں تمام تصدیق شدہ
 امیدواروں کے نام اور تمام ایسے امور جن کے بارے میں فیصلے ہوتا ہیں،
 صحیح الفاظ میں درج ہوں۔ اور انہیں کوشش کرنی چاہیے کہ بیلٹ پیپر بر
 ممکن حد تک سادہ اور واضح ہوں۔

بیلٹ پیپروں کے فارموں کے لیے کوئی قومی معیار مقرر نہیں۔ تا ہم،
 وفاقی قانون کے تحت ناظمین کے لیے یہ ضروری ہے کہ اگر ان کے انتخابی
 حلقے کی آبادی کا ایک مخصوص فیصد حصہ اپنی بنیادی زبان کی حیثیت
 سے انگریزی نہیں ہوتا، تو بیلٹ پیپر کئی زبانوں میں فراہم کیے جائیں۔
 جن علاقوں میں پیپر بیلٹوں کی جگہ ووٹنگ مشینیں استعمال ہوئے
 لگی ہیں، وہاں مقامی منظمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ مشینیں منتخب
 کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ اور مقامی عہدے داروں کی یہ ذمہ داری
 بھی بتتی ہے کہ وہ انتخاب کے روز 10 سے 15 گھنٹے تک کام کرنے کے لیے،
 بہت بڑی تعداد میں عارضی عملے کو بھرتی کریں اور اسے تربیت دیں۔



امریکی کس طرح ووٹ ڈالتے ہیں؟





• 6 نومبر، 2012
کو لوگ، پس
منظر میں
نظر آتے والے
امریکی پرچم
کے سامنے^{لانگ بیچ،}
نویارک کے
لینڈل سکول
میں ووٹ ڈال
دیے ہیں۔

چونکہ انتخابات کا انتظام کسی ایک قومی ادارے کے بجائے مقامی حکام کے ہاتھوں میں ہوتا ہے، اس لیے مختلف علاقوں — بلکہ ایک بھی ریاست میں بھی — مختلف قسم کے بیلٹ پیپر اور ووٹنگ کی ٹکنالوجی استعمال کر سکتے ہیں۔ آج کل، بہت کم امریکی ووٹر بیلٹ پیپر پر کسی امیدوار کے نام کے سامنے "X" کا نشان لگاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سی بستیوں میں آپٹیکل سسٹم استعمال کیے جاتے ہیں جو ان بیلٹ پیپروں کو مشین کے ذریعے سکین کر لیتے ہیں جن پر ووٹر دائروں کو پُر کرتے ہیں یا لکیروں کو جوڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں ووٹ ڈالنے کی بہت سی اقسام کی مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔ حالیہ برسوں میں، کئی ریاستوں نے ایسے طریقہائی کارپائنے ہیں جن کے ذریعے انتخاب سے قبل ووٹروں کو بیلٹ پیپر مہیا کر دیے جاتے ہیں۔ یہ رجحان غیر حاضر ووٹروں کے بیلٹ پیپروں سے شروع ہوا جو ایسے ووٹروں کو جاری کیے جاتے تھے جن کو اس بات کا پیشگی علم ہوتا تھا کہ وہ انتخاب کے دن اپنے گھر سے (اور اپنی ووٹ ڈالنے کی جگہ سے) دور ہوں گے۔ بعض ریاستوں اور مقامی حلقوں نے بتدریج اس شق میں مزید نرمی پیدا کر دی، اور شہریوں کو "مستقل غیر حاضر ووٹروں" کی حیثیت سے رجسٹر ہو جانے کی اجازت دے دی۔ اس طرح بیلٹ پیپر ان کے گھروں پر بذریعہ ڈاک بھیجے جانے لگے۔ دو ریاستیں — اوریگن اور واشنگٹن — اپنے انتخابات مکمل طور سے ڈاک کے ذریعے منعقد کرتی ہیں۔ غیر حاضر ووٹر عام طور سے اپنے بیلٹ پیپر بھر کر ڈاک کے ذریعے واپس بھیج دیتے ہیں۔

آج کل بعض ریاستیں شہریوں کو انتخاب کے مقرہ دن سے تین ہفتے قبل تک ووٹ ڈالنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے وہ شاپنگ مالز اور دوسرے عوامی مقامات پر لگی بوئی ووٹنگ مشینیں استعمال کرتی ہیں۔ شہری اپنی سہولت کے مطابق ان مقامات پر رکتے ہیں اور اپنا ووٹ ڈالنے ہیں۔



کیا وقت سے پہلے ووٹ ڈالنے سے انتخابی نتائج متاثر ہوتے ہیں؟



- بہت سے امریکی غیر حاضری کے بیلٹ پیپروں کے ذریعے ووٹ دیتے ہیں۔ ان کے ووٹ انتخاب کے بعد کے دن کے بعد گئے جاتے ہیں۔

جو نہیں، کیوں کہ جب شہری وقت سے پہلے ووٹ ڈالتے ہیں تو ایسی صورت میں بھی ان کے ووٹوں کی گنتی اس وقت تک نہیں کی جاتی جب تک انتخاب والی رات ووٹنگ ختم نہیں ہو جاتی۔ اس طرح اس سرکاری اطلاع کو جاری ہونے سے روک لیا جاتا ہے کہ کون سا امیدوار آگے ہے اور کون سا پیچھے ہے، جس سے انتخاب والی دن ووٹ ڈالنے کے منتظر ووٹروں کے متاثر ہونے کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔ ایک چیز قام امریکی پولنگ سیٹیشنوں میں مشترک ہے کہ جب تک ووٹنگ ختم نہیں ہو جاتی، اس وقت تک ڈالے گئے ووٹوں کا سرکاری طور پر نہ تو شمار کیا جاتا ہے اور نہ ہی ان کی تشهیر کی جاتی ہے۔

اگرچہ امریکی ٹیلی ویژن نیٹ ورک اکثر ایک مشترکہ ”ایگرٹ پول“ منعقد کرتے ہیں جس میں ان لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے جو قومی انتخابات میں ووٹ ڈال کر پولنگ سیٹیشنوں سے باہر آتے ہیں۔ اس طریقے کا حالیہ برسوں میں تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔





مستقبل میں انتخابات کو منصفانہ رکھنے
کے لیے امریکہ کیا کر رہا ہے؟





• 2008ء کے
انتخاب میں
ووٹ ڈالنے
کے لئے^{یونیورسٹی}
پارک، میری
لبند میں
لوگوں نے
گھنٹوں انتظار
کیا۔

2000ء کے صدارتی انتخاب سے، جس میں جتنیے اور پرانے والے امیدواروں کے ووٹوں میں انتہائی کم فرق تھا، بہت سے ابم سبق حاصل ہوئے۔ ان میں سے ایک ابم سبق یہ تھا کہ ریاست فلوریڈا میں انتخاب کے انتظام، بیلٹ پیپروں اور ووٹوں کی گنتی میں جو مشکلات پیش آئیں، وہ امریکہ میں کم و بیش کسی بھی جگہ پیش آ سکتی ہیں۔ بہت سے تحقیقی مطالعے کیے گئے، مختلف قسم کے کئی ایک پینلوں نے مابرین کی رائیں سننی اور اصلاحات کی ضرورت کے بارے میں شہادتیں اکٹھی کیں۔

2002ء میں کانگریس نے 2000ء کے انتخابی مسائل سے غمٹنے کے لیے اور نئے مسائل کا اندماز لگاتے ہوئے، ”بیلپ امریکا ووٹ ایکٹ“ نامی ایک قانون منظور کیا۔ پہلے، وفاقی حکومت نے پرانے دیقیانوں پنج کارڈ اور لیور سے چلنے والی ووٹنگ مشینوں کی جگہ نئی مشینیں لگانے کے لیے ریاستی اور مقامی منصوبوں کے لیے فنڈ فراہم کیے۔ دوسرے، مقامی انتخاب کے لیے ٹیکنیکل مدد فراہم کرنے اور ووٹنگ کے آلات کے معیارات مقرر کرنے کی خاطر، وفاقی حکومت نے ”ایلکشن اسسٹنس کمیشن“ قائم کیا۔ یہ کمیشن ووٹنگ مشینوں اور بیلٹ پیپروں کی تیاری، رجسٹریشن اور ووٹنگ کے عبوری طریقوں، دھوکہ دہی سے باز رکھنے کے طریقوں، انتخابی کارکنوں کو بھرتی کرنے اور ان کی تربیت کے ضابطوں، اور ووٹوں کے تعلیمی پروگراموں کا مطالعہ کرتا ہے۔

بیلپ امریکا ووٹ ایکٹ سے ایک ایسے معاملے میں جو روایتی طور پر مقامی حکومتوں کے لیے مخصوص تھا، وفاقی حکومت کے کردار میں ایک ابم اضافے کا آغاز بوا۔ لیکن جو اصلاحات متعارف کی گئی ہیں، ان سے امریکہ کے انتخابی عمل میں اعتماد کی بحالی میں مدد ملی ہے۔

ہر ووٹ شمار ہوتا ہے۔





امریکہ کا محکمہ خارجہ
بیورو آف انٹلیجننس پروگرامز

تصاویر کی ملکیت
PAGE 2 : THINKSTOCK;
P4: © AP IMAGES; P6, 7:
© SHUTTERSTOCK, INC.;
P8, 9: THINKSTOCK;
P10: THINKSTOCK; P11:
© SHUTTERSTOCK, INC.;
P12: THINKSTOCK; P16,
17 RIGHT: © SHUTTERSTOCK,
INC.; P17 LEFT: THINKSTOCK;

P18, 19: © SHUTTERSTOCK,
INC.; P20: © AP IMAGES;
P23: © JUSTIN SULLIVAN/
GETTY IMAGES; P24, 26, 27:
© SHUTTERSTOCK, INC.;
P28, 31: © AP IMAGES; P32,
33, 35-39: © SHUTTER-
STOCK, INC.; P40: © AP
IMAGES; P42: DENNIS COX/
ALAMY STOCK PHOTO; P44:

© BETTMANN/CORBIS; P45,
46, 47: © SHUTTERSTOCK,
INC.; P49, 50: © AP IMAGES;
P52: © SHUTTERSTOCK, INC.;
P53, 54: © AP IMAGES; P56:
© SHUTTERSTOCK, INC.
سرور، سرواق کا اندرونی
صفحہ، بیک کور؛ ©
اندرونی صفحہ: SHUTTERSTOCK, INC.

ریاستہائے متحده امریکہ /// امریکی انتخابات /// ایک نظر میں

